بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مسیح ابن مریمؑ کی آمد ثانی

حضرت مسیح ابن مریمؑ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول تھے۔ آپؑ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ بدبخت یہودیوں نے نہ صرف آپکی تکذیب کی بلکہ آپؑ کو مصلوب کرنے کی بھی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق آپ کو یہودیوں کے شر سے بچایا۔ عیسائیوں نے غلو کرتے ہوئے آپکو نعوذ باللہ ابن اللہ کا درجہ دیدیا اور بعض مسلمانوں نے غلط فہمی سے آپؑ کو زندہ بجسم عنصری آسمان پر چڑھا دیا۔ حقیقت میں نہ تو آپؑ نعوذ باللہ ابن اللہ تھے اور نہ ہی آپؑ زندہ بجسم عنصری آسمان پر اٹھائے گئے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر آپکی آمد ثانی سے کیا مراد ہے؟ یہ سوال ایک الگ موضوع ہے اور میں نے اپنے بعض دیگر مضامین میں اس پر روشنی ڈالی ہے۔ آپؑ نے اپنی آمد ثانی کی علامات کے متعلق جو کچھ اِرشاد فرمایا تھا اس وقت ہم اس پر غور کرتے ہیں۔ امر واقع یہ ہے کہ عیسائی اور مسلمان دونوں اپنے مذہبی اختلافات کے باوجود آپکی آمد ثانی کے قائل ہیں۔ آپؑ نے اپنی آمد ثانی کی علامات میں قحط، لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں وغیرہ بتائی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نزول مسیح ابن مریم کو قرب قیامت کی علامت بھی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ“ (سورۃ زخرف آیت نمبر ۶۲) ترجمہ۔ اور یقیناً وہ (عیسیٰ) قیامت کی علامت ہے پس تم قیامت کے متعلق شک نہ کرو اور میری تابعداری کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔ اور اسی طرح احادیث میں بھی حضرت مسیح ابن مریمؑ کی آمد ثانی کے متعلق بہت کچھ بتایا گیا ہے۔

”عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَانَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔“ (متفق علیہ)

ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہو گے تم جب ابن مریم نازل ہوگا تم میں، اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

انجیل میں حضرت مسیح ابن مریمؑ فرماتے ہیں۔

”اور سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اُسکی لہروں کے شور سے گھبرا جائینگی۔ اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہیگی اسلئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائینگی۔ اس وقت لوگ ابن آدم کو قدرت اور جلال کیساتھ بادل میں آتے دیکھیں گے۔ اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہو کر سر اوپر اٹھانا اسلئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی۔“ (انجیل لوقا باب نمبر ۲۱ آیات ۲۵ تا ۲۸)

۲۶۔ دسمبر ۲۰۰۴ء کے دن صبح کے وقت بحر ہند میں جو سمندری زلزلہ آیا اِسکی شدت ریکٹر سکیل پر ۹ تھی اور یہ ایک چھوٹی قیامت تھا۔ اس سمندری زلزلہ (سونامی) نے دو براعظموں میں کم وبیش تیرہ ممالک کو براہ راست متاثر کیا ہے۔ اور دیکھتے دیکھتے لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ لاکھوں زخمی اور لاکھوں بے گھر ہو گئے۔ لہروں کے خوف سے لوگ سمندری ساحلی علاقے چھوڑ گئے۔ علاوہ اِسکے قحط اور زمینی زلازل کی کثرت، جگہ جگہ لڑائیاں اور رعایا کی بغاوتیں اور دجال کا خروج کیا یہ سب علامات مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کے وقت کی طرف اشارہ نہیں کر رہیں؟ اور آجکل امریکہ میں کترینا طوفان بھی کیا اسی سلسلے کی کڑی نہیں؟

عبدالغفار جنبہ

۲۸۔ دسمبر ۲۰۰۴ء